ہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

الحمد للہ اہلحدیث

جلد ۱ نمبر ۴۳

امرتسر ۲ جمادی الثانی ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۹ ستمبر ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عہ

والیان ریاست سے شے

رؤسا اور جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ
۱۲ اسر

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بر ٹکٹ ۱ کی آنے

نامہ نگاروں کے مضامین و تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئیے نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہئیے۔

الاسلام دواؤنا و جیاتنا

صرف اسلام ہی ہمارے مرض کی دوا ہے

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہر ایک قوم جو دنیا میں زندہ اور باقی رہنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے ایک خاص سمت معین ہونا چاہئیے جس پر وہ اپنی رفتار کا سلسلہ جاری رکھے اور ایک خاص غائیت ہونا چاہئیے جس کے حاصل کرنے کے وہ مسلسل کوشش کرتی رہے۔ اور ہم مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے لئے کوئی خاص سمت اور غائیت

قرار نہیں دیا گیا ہم آج ضلالت میں سرگرداں ہو رہے ہیں جس طریقہ پر ہم چل رہے ہیں۔ وہ دینی یا دنیوی سعادت وفلاح تک پہنچانے والا نہیں ہے اور بحث کے اس سلسلہ میں ہم معلوم کر چکے ہیں۔ کہ ہمارے لئے ایک خاص سمت اور رفاقت ہونا چاہیئے۔ پس کیا یہ امر ممکن ہے۔ کہ اسلام ہمارے لئے سمت ہو سکے جیسا کہ وہ ہمارے اسلاف کے لئے تھا۔ اور کیا وہ ہم کو اُسی اصلی معیار پر پہنچا سکتا ہے۔ جس پر ہمارے اسلاف کو پہنچایا تھا؟ ہمارے نزدیک ان سوالات کا جواب کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اگر ذیل کی تمہید پر کسی قدر تدقیق کے ساتھ نظر ڈالی جائے:۔

انسان اپنے اقتضاؤں کی مجبوری سے زندگی کے مختلف طریقوں پر چلنے کے لئے مجبور ہے۔ خالق نے جو بڑی حکمت والا ہے انسان کی جبلت میں ایسے متباین موثرات اور عالم خارجی میں جو انسان کو محیط ہے۔ ایسے فطرتی قوانین رکھے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت اور التیام رکھتے اور وجہ تکمیل کو پہونچتے ہیں۔ اور ان کے سبب سے انسان ظاہری اور باطنی ترقی کے اس درجہ پر پہنچتا ہے جو خدا نے اس کے لئے مقرر کیا ہے علمائے انسان نے ان باہمی فعل وانفعالات اور ان کے نتیجہ کو ناموس ترقی یعنی قانون ترقی کے نام سے موسوم کیا ہے یہ قانون اگرچہ افراد میں پوری طرح نمایاں نہیں ہیں لیکن وہ قوموں میں صاف صاف نظر آتا ہے۔ اس کو معلوم کرنے کے لئے کسی طول طویل استقراء کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر آپ کسی قدر تکلیف گوارا کر کے اس غرض وغایت کی غور وخوض کریں۔ جو انسان کو اپنی اس طول طویل جہاد میں مدنظر رہی ہے۔ جو دنیا کی نامعلوم باتوں کے معلوم کرانے میں کر رہا ہے۔ تو آپ کو ثابت ہوگا۔ کہ وہ غرض وغایت انسان کا صرف وہ فطری میلان ہے۔ جو اس کو ان موثرات کے مناسب حال ہیں۔ موافقت پیدا کرنے کی طرف ہے۔ بس اس بنا پر کوئی قوم صرف اسی نسبت کے ساتھ ترقی کر سکتی ہے جس قدر کہ اس نے انسانی اور کونی موثرات کے درمیان موافقت پیدا کی ہے اور اس کے علی جس قدر ان دونوں قسم کے موثرات کے درمیان بعد ہوگا اسی قدر قوم ترقی سے دور ہوگی جب یہ امر قرار پا چکا تو ہم کہتے ہیں۔ کہ قوموں نے اپنی دوڑ

اسے تاریخی میں اضطراب اور سکون۔ اور مسالمت اور محاربت ترقی اور تنزل، زندگی اور موت کی بیشمار منزلیں طے کیں۔ اور زندگی کے انواع واقسام کے شیریں اور تلخ ذائقے چکھے اور اپنے اس طویل جہاد کے نتیجہ کے طور پر علوم ومعارف اور عقائد اور ادیان کا ایک معقول ذخیرہ جمع کیا۔ وہ انہیں حادثات کے ساتھ مصروف کار نہ تھیں۔ کہ ساتویں صدی میں عالم ملکوت کے ایک منادی نے یہ آواز لگائی جس کی صدا روئے زمین کے اطراف میں گونج اوٹھی:۔

یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا فاما الذین آمنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلہم فی رحمۃ منہ وفضل ویہدیہم الیہ صراطا مستقیما

لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حجت آچکی اور ہم تمہاری طرف چمکتا ہوا نور (ہدایت یعنی قرآن) بھیج چکے سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اسی کا سہارا پکڑا۔ تو اللہ بھی انکو عنقریب اپنی رحمت کے ساتھ اور فضل کی پناہ میں لے لیگا۔ اور ان کو اپنے حضور تک پہونچنے کا سیدھا راستہ بھی دکھا دیگا:۔

اس آسمانی آواز کی طرف ابھی قوموں کو التفات بھی نہ ہوا کہ انہوں نے دیکھا کہ آواز لگانے والے کے گرد کچھ ایسے لوگ جمع ہو گئے ہیں جنہوں نے اس عہد کو جو خدا کے ساتھ کیا تھا۔ پورا اوتارا ہے اور خدا نے اس عہد پیمان کو جو یہ ہے:۔

"وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم"

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ایک نہ ایک دن ان کو ملک کی خلافت یعنی سلطنت ضرور عنایت کریگا۔ جیسے ان لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی۔ جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں:۔

بعض قومیں اُن کے ساتھ تمسخر کرنے لگیں۔ اور بعض نے اعراض کیا مگر وہ خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ اور [illegible] برس کا زمانہ نہ گذرا تھا کہ وہ قلیل جماعت جو محض بے سازوسامان تھی مذہب

ahmadimuslim.de

علم سیاست - تجارت - صناعت - زراعت - حرفت - عدالت اور مساوات یہاں تمام قوموں میں جو صاحب عظمت و اقتدار تھیں - قابض ہو گئی - یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا - اس اہم حادثہ اور اس عظیم الشان انقلاب کا کیا باعث ہے جس کی نظیر نوع انسان کی تاریخ میں نہیں مل سکتی - تا ہم جاہلوں کی طرح صرف اس قدر کہکر چھوٹ جائیں - کہ یہ واقعہ محض اتفاقی ہے اور ہم کو عقلاء کی طرح یہ سمجھنا چاہئیے - کہ وہ اقعا اصول اور قواعد پر مبنی ہے - اور اگر امر دوم عقلاء کے نزدیک قابل بحث ہے - تو وہ اصول اور قواعد کیا ہیں ؟ کیا اب بھی ان اصول و قواعد میں قوموں کے زندہ کرنے اور ہمتوں کو ابھارنے اور اولوالعزمیوں کو اکسانے کی صلاحیت باقی ہے - جو یوروپین تمدن کی بنیاد کن اصول و قواعد پر ہے اور کیا وہ اسلامی اصول کے موافق ہیں یا مخالف ؟ اور کیا مسلمانوں کی فوری ترقی سے اس بات پر استدلال کیا جا سکتا ہے - کہ مسلمانوں کا تمدن یوروپین تمدن سے افضل ہے ؟ کیونکہ اہل یورپ ایک طویل جہاد اور سخت خونریزی کے بعد جسکا سلسلہ صدیوں اور قرنوں تک جاری رہا - اپنی موجودہ حالت پر پہنچے ہیں - یہ تمام مباحث اس قدر اہم بالشان ہیں - جن میں سے ہر ایک کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے - مگر ہم نہایت اختصار کیساتھ ان کی طرف صرف ایک اجمالی اشارہ کرنے پر اکتفا کرتے ہیں -

ہم گذشتہ فصل میں ثابت کر چکے ہیں - کہ خداوند تعالی نے مادی اور روحانی ترقی کے لئے ایک ہی شاہ راہ بنایا ہے - اور وہ یہ ہے - کہ کائنات اور نفس پر صحت کیساتھ نظر کی جائے - لوگ اس شاہراہ سے صرف اس لئے برگشتہ ہو گئے ہیں - کہ انہوں نے اپنی خواہشوں اور اپنے خیالات کی جو علم کے منافی ہیں - اطاعت کی خدا نے فرمایا ہے "بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم" اور دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ جو قوم کسی ایک قسم کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے اس شاہ راہ پر چلتی ہے وہ دوسری قسم کی سعادت بھی بلا طلب حاصل کر لیتی ہے کیونکہ نتیجہ کے لحاظ سے ان دونوں میں باہم ارتباط ہے - ہم نے بیان کیا ہے - کہ صحابہ کرام کا دنیوی سعادت حاصل کرنا حالانکہ ان کے نصب العین صرف روحانی سعادت تھی - اور موجودہ متمدن قوموں کا روحانی سعادت کے قریب پہونچ جانا حالانکہ وہ صرف مادی سعادت حاصل کرنے کے لئے الحاد کا نام لیکر اٹھے تھے - بالکل بدیہی واقعات ہیں - جن سے ہم کو اس فطری طریقہ کا انکشاف ہوا ہے - جو تمام انسانی قوتوں کو جامع ہے اور جس کی نسبت خداوند تعالی نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے :-

"وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ" اور اس نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے - کہ یہی ہمارا سیدھا راستہ ہے - تو اسی کو چلے جاؤ اور دوسرے رستوں پر نہ پڑ لینا -

"قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی" اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو - میرا طریق تو یہ ہے کہ سب کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو لوگ میرے پیرو ہیں -

حالانکہ کثرت کے ساتھ قرآن مجید میں دنیا کی ترغیب دیگئی ہے - مگر کسی مقام پر یہ نہیں کہا کہ ان دونوں طریقوں کا اتباع کرو - جو مادی اور روحانی سعادت تک پہونچانے والے ہیں بلکہ ان دونوں کو جمع کر کے فرمایا ہے -

"من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والاخرۃ" جس کو اپنے اعمال کا بدلا دنیا میں درکار ہو تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کے اجر موجود ہیں -

"فاتاھم اللہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الاخرۃ" تو اللہ نے ان کو دنیا میں بدلا دیا اور آخرت میں بھی اچھا بدلا دیا -

یعنی جب وہ اس فطری طریقہ پر جو "انا ھدینا السبیل" سے تعبیر کیا گیا ہے چلے - تو ان کو دنیوی اور اخروی دونوں قسم کی سعادت حاصل ہوئی -

ہم علمی تحلیل سے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں - کہ یوروپ نے مادیات میں صرف اس وقت ترقی کی ہے - جبکہ مادی

ahmadimuslim.de

حوادث نے اس کو رہنمائی کی۔ اور اس طریقہ پر چلنے کیلئے مجبور کیا۔ وہ علم کے نام سے اس طریقہ پر چلا حالانکہ سعادت حاصل کرنے کا صرف وہی ایک طریقہ ہے۔ اب زمانہ کے حادثات اس کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ اپنے روحانی نقص کی تکمیل کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریگا۔ تو وہ اس کو پیس ڈالیں گے۔ جیسا کہ دیگر اقوام کو مٹا چکے ہیں۔ "واللہ عزیز ذو الانتقام"۔

(۲) ہم اوس طریقہ پر غور کرتے ہیں۔ جو یورپ نے مادی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے اختیار کیا تھا۔ تاکہ لوگوں کو ثابت ہو جائے کہ وہ اسی طریقہ کا مقدمہ ہے جس کی طرف قرآن مجید نے تیرہ صدیاں پیشتر ہم کو رہنمائی کی ہے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے یورپین تمدن کی بنیاد ایسے اصول و ارکان پر رکھی گئی ہے جن میں سے کوئی رکن ایسا نہیں ہے۔ جو قرآن مجید میں صراحت کیساتھ موجود نہ ہو۔ ہم ان اہم اصول کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کے مقابلہ میں قرآن مجید کی ایک آیت لکھتے ہیں۔ اس سے ہمارے دو بڑے مقصد ثابت ہونگے۔ اول یہ کہ مسلمانوں کا تمدن محض اتفاقی نہ تھا۔ بلکہ اس کی بنیاد ایسے اصول اور قواعد پر تھی۔ جو انسان کی طبیعت اور قوانین قدرت کیساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ اس نے اعلیٰ اصول کے قرار دینے میں یورپ سے دس صدیوں سے پیشقدمی کی ہے۔ دوم یہ کہ تمام لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ مسلمانوں کو تمام انسانی امور میں کسی دوسرے کی تقلید کی مطلق ضرورت نہیں۔ سوائے صناعت کے۔ جو عالم کی میراث ہے۔ اور ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف منتقل ہوتی ہے ہم نے اس کو غیر قوموں سے لیکر اہل مغرب کے حوالہ کیا ہے۔ اور اس بحث سے ناظرین کو بطور نتیجہ کے یہ بات معلوم ہوگی کہ یورپ کسی نہ کسی دن اپنے تمدن کی تکمیل کی غرض سے ہماری کتاب کی تقلید پر مجبور ہوگا۔

یورپین تمدن کے اہم اصول جیسا کہ ان کے علوم شہادت دیتے اور ان کے علماء اقرار کرتے ہیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) انسان تمام زمینی کائنات میں اشرف اور افضل ہے۔ خدا نے فرمایا "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم"[۱]

(۲) انسان دنیا میں اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ طبیعت سے خدمت لے اور اس کی اصلاح کرے اور اس سے فائدہ اٹھاوے خدا نے فرمایا ہے۔ "وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منه"[۲]

(۳) انسان چونکہ تمام کائنات میں اشرف ہے۔ اس لئے اس کو واجب ہے۔ کہ وہ صرف اچھی چیزوں کو لے۔ خدا نے فرمایا ہے "واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین" "قل لا یستوی الخبیث والطیب"[۳]

(۴) انسانی کمال بغیر علم کے پورا نہیں ہو سکتا خدا نے فرمایا ہے "قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون" "هل یستوی الاعمی والبصیر"

(۵) انسان کو مناسب نہیں ہے کہ وہ اوہام کی پیروی کرے اور بغیر شواہد اور براہین کے کسی کی تصدیق کرے خدا نے فرمایا ہے "وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن وان هم الا یخرصون"
[۴] "ولا تقف ما لیس لک به علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا"

(۶) عالم میں قوانین فطرت نافذ ہیں اور کائنات کی چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ ارتباط رکھتی ہیں۔ انسان جسقدر ان کو پہچانتا ہے ان کے مطابق کوشش کرتا ہے۔ اسی قدر ترقی کرتا ہے۔ خدا نے فرمایا ہے[۵] "فلن تجد لسنة اللہ تبدیلا"[۶] "انا کل شیء خلقناه بقدر"

[۱] ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت میں پیدا کیا۔
[۲] اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اسی نے اپنے کرم سے ان سب کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔
[۳] اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ گندی چیزیں حرام اور حلال چیزیں درجہ میں برابر نہیں ہو سکتیں۔
[۴] جس بات کا تجھ کو علم یقینی نہیں۔ اس کے پیچھے نہ ہولیا کر کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے قیامت کے دن پوچھ گچھ ہونی ہے۔
[۵] اے پیغمبر تم خدا کے قاعدہ کو ہرگز بدلا ہوا نہ پاؤ گے۔
[۶] ہم نے تمام چیزوں کو ایک اندازہ کیساتھ پیدا کیا ہے۔

ahmadimuslim.de

(۷) مشورہ جس سے وہ تمام آزادیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو انسان کے لئے ضروری ہیں۔ خدا نے فرمایا ہے۔ " وامرھم شوریٰ بینھم " " وشاورھم فی الامر "۔

(۸) تمدن کی عمارت کے باقی رہنے کے لئے مشارب کا اختلاف ایک ضروری چیز ہے خدا نے فرمایا " ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذالک خلقھم "

(۹) مذہبی کینہ کا ابطال۔ خدا نے فرمایا ہے۔ " لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین "

(۱۰) اعتدال ہر قسم کی فلاح کی بنیاد ہے۔ خدا نے فرمایا ہے " ان اللہ لا یحب المعتدین "

(۱۱) استقلال میں ثابت قدمی کامیابی کا راز ہے۔ خدا نے فرمایا ہے " واصبر وما صبرک الا باللہ " " ان اللہ مع الصابرین "

(۱۲) عدالت کاملہ خدا نے فرمایا ہے۔ " واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ " " اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ "

(۱۳) مساوات۔ خدا نے فرمایا ہے " یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا "

(۱۴) اخوت " خدا نے فرمایا ہے۔ " انما المومنون اخوۃ "

(۱۵) بغیر فضائل کے کسی کو امتیاز حاصل نہیں ہو سکتا خدا نے فرمایا ہے۔ " ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم "

(۱۶) سیاحت اور قوموں کے عروج و زوال کے اصول سے واقفیت " خدا نے فرمایا ہے۔ " قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبل "

(۱۷) علم ایک محدود چیز ہے اور انسان کو اس کا ایک تھوڑا سا حصہ دیا گیا ہے خدا نے فرمایا ہے " وما اوتیتم من العلم الا قلیلا " " وقل رب زدنی علما "

یہ اصول جو ہم نے بیان کئے ہیں موجودہ تمدن کے اہم اصول ہیں۔ آپ نے معلوم کیا ہوگا۔ کہ ان میں کوئی اصول ایسا نہیں ہے جو صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں بیان نہ ہو چکا ہو۔ ان لوگوں کی حالت پر سخت تعجب ہے جو سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کیساتھ معاوضہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے۔ وہ کیونکر اوس کی طرف کھچے چلے آتے۔ لیکن سخت تکلیفیں اٹھا کر اور سخت مصائب جھیل کر وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور ہوئے۔ مگر آپ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ تمدن روحانی حیثیت سے ابتک بہت کچھ ناقص ہے مثلاً استحضار ارواح کی نسبت جو شور و شغب یورپ میں پھیلا ہوا ہے اور ہزاروں علماء ان عجیب و غریب مذاہب میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور صحیح کتابیں اس کے ثبوت میں تالیف کر رہے ہیں۔ ایک ایسی تحریک ہے۔ جو اہل یورپ کو اس بات کے اقرار کرنے پر مجبور کرےگی۔ جس کا وہ اس وقت تک انکار کر رہے ہیں۔ ہماری قوم کے جو لوگ سیاحت یا کتابوں کے مطالعہ کے ذریعہ سے ان کے حالات سے واقف ہو گئے ہیں۔ انکو معلوم ہے کہ وہاں۔ دوسو سینکڑوں ایسے ہیں جنکو سوائے اثبات روح و معاد کے کوئی کام نہیں ہے۔ وہ استحضار ارواح اور اون کیساتھ مکالمہ کے متعلق علماء کی تحقیقیں نقل کرتے ہیں۔ ہم ایک فہرست میں زمانہ حال کے بعض علماء کے نام لکھ چکے ہیں۔ جو اس روحانی مذہب کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور جو ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جو گروہ اس تحریک کا بانی ہے وہ کم عقل اور کم علم نہیں ہے۔ بلکہ اس گروہ میں یورپ کے بڑے بڑے زبردست عالم اور علوم طبعی کے متفق و شریک ہیں۔

یہ تحریک بقول خود اہل یورپ کے اقوال کے مطابق انیسویں صدی کی سب سے بڑی تحریک ہے۔ اہل مصر کے علم میں ابتک نہیں پہونچی۔ اس تحریک سے صرف یہی غرض ہے۔ کہ وہ عقائد ثابت کئے جاویں۔ جنکو خدا نے انسانی نفوس میں فطری طور پر رکھا ہے۔ اور وہ خدا کا اعتقاد اور روح کے وجود اور اس کے خلود کا اعتقاد ہے اگر یوروپین تمدن میں یہ کمی پوری ہو جاویگی تو اس کے اصول اپنی منتہا میں ہمارے تمدن کے مقابل ہو جاوینگے۔ اور قرآن مجید ان دونوں کے درمیان امن اور سلامتی کا قاصد اور جسمانی اور روحانی مطالب میں

ahmadimuslim.de

اعتدال قائم رکھنے کی وجہ سے تمام متمدن اور شائستہ قوموں کا دستور العمل اور عقل اور احساسات کے درمیان موافقت پیدا کرنے والا اور مذہبیت اور انسان کے درمیان آخرت کی بنیاد ڈالنے اور مادی اور روحانی ترقی کے طریقہ کو ایک کرنے والا ہوگا۔ ولتعلمن نبأه بعد حین ۔

(علیگڑھ گزٹ)

اربعین پر ریمارک

نامہ نگار اپنی رائے کی ذمہ دار ہیں ۔

ان دونوں فتووں سے بانیاں کچھ ایسی ستی ہیں کہ گو جبین بھی اتنی نہ ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ ہمارے علماء میں یہ قوت تو رہی نہیں۔ کہ کافروں کو مسلمان بنائیں۔ اس کے برعکس یہ ہونے لگا کہ مسلمانوں کو کافر بنانے لگ گئے ہیں۔ مسلمان بھی کون جو اسلام کے سینہ سپر ہیں۔ ان ہی میں سے پنجاب کے ایک اجڑے دیار کے رہنے والے مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں۔ جن پر اندنوں بعض علماء نے محض دل کی کدورت سے جو کسی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے ایک فتوے شائع کیا ہے۔ جس پر آریہ سماجی آج کل بغلیں بجا رہی ہیں۔ اس فتوے کی صحت یا غلطی سے مجھے سروکار نہیں۔ کیونکہ اس کا جواب مولوی صاحب کی طرف سے عنقریب نکلنے والا ہے۔ بالکل طیار ہے۔ صرف اتنی دیر ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس معاملہ کو طول دینا نہیں چاہتے۔ اور خانہ جنگی کو مٹانے کی غرض سے یکم جولائی کو ایک اشتہار دیا تھا کہ میرے مخاطب یعنے مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی بانی فتوی کسی عالم کو منصف منظور کرلیں۔ میرا جواب سنکر جو فیصلہ کریگا منظور کرونگا۔ اس کا جواب آج تک نہیں آیا۔

ہمارے خیال میں کیا کل اہل الرائے کے خیال میں بھی عین انصاف ہے۔ مگر تعجب ہے کہ فریق ثانی نے آج تک اس کو کیوں قبول نہیں کیا۔ خیر مجھے اس سے بحث مطلب نہیں۔ نہیں کیا تو دنیا خود دیکھ لیگی کہ فریقین کی نیت کیا ہے۔ میں فتوے کے مفتیوں کی ذرا کیفیت بتلانا چاہتا ہوں۔ میں اپنی ضرورت کے لئے میرٹھ ہوتا ہوا دہلی گیا۔ میرٹھ میں ایک فاضل اہلحدیث سے نیاز حاصل ہوا۔ جو کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی متفکرین میں داخل ہیں۔ اون سے مولانا صاحب کے کفرنامہ کی گفتگو کی جواب معقول تو کیا دیتے لگے بیہودہ الفاظ بکنے جن کا لکھنا محض فضول ہے میں نے اونکو قابل خطاب نہ سمجھ کر خاموشی کو بہتر جانا۔ ایک بات ان کی دیانت داری کی نقل کرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ مولانا آپ نے جس پر کفر کا فتوے دیا ہے۔ اس کی کوئی کتاب بھی دیکھی ہے یا فتوے پر بے سمجھے دستخط ہی کر دیئے تو آپ کس صفائی سے بولے کہ کوئی نہیں۔ ناظرین اس دیانت داری پر تحسین کیجئے۔ دوسرا غضب یہ کہ فتوی پر طفل مکتب کی تعداد مدرسوں کی پڑھانے کی غرض سے دستخط کرا دئے۔ بعض ان میں بلوغ المرام پڑھتے ہیں۔ اور بعض مشکوۃ اور نحو میر اور بعض میزان (یہ لیاقت اور بے سمجھ دہیٹہ کی کو کبھی نہ کام ہوا) میرے بھائی کے جو کہ میزان منشعب پڑھتا تھا دستخط کفرنامہ پر کرانے لگے۔ میں اسپر ناراض ہوا اور فاضل پنجابی کو بھی معقول کیا اور اون سے صاف کر دیا کہ اگر تم نے اسکا نام درج کرا دیا۔ تو میں کہتا کہ عام طور پر مشتہر کردونگا۔ غالباً اسی خوف سے کفرنامہ میں اسکا نام معلوم نہیں ہوتا۔ الا اور اسکے ہمراہ ان کفرنامہ میں موجود ہیں۔ اگر مکفرین نے اپنی اس حرکت ناشائستہ سے توبہ کی میں انشاء اللہ کسی خاص وقت پر وہ کل نام شائع کرونگا۔ فاضل پنجابی نے مجھکو کفرنامہ بھی دکھایا اور ہدایت کی تھی کہ تو کسی سے ذکر نہ کرنا مولانا عبد الجبار صاحب نے سخت منع کر دیا ہے۔ واہ رے دیانت داری اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کسی قسم کا فریب کیا گیا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب اس سے بے خبر ہیں۔ اور کفرنامہ میں یہ لکھنا کہ ہمیں بار بار اطلاع کی محض بہتان اور افترا ہیں۔ خیر وہ جانیں اور فاضل پنجابی ہم کو کیا غرض وہاں سے میں دہلی گیا۔ تو ایک مولوی نابینا سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو بخیلا بہت کچھ سنایا اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ بھی کورے ہیں۔ آپ نے بھی مولانا صاحب کی کوئی تصنیف نہیں سنی۔ نہ دیکھی دیکھتے کیا وہ تو نابینے ہیں۔ مگر انہوں نے جو مولانا صاحب پر زبان صاف کی تو شکایت نہیں۔ وہ حضرت بڑے فاضل ہیں۔ امام اعظم صاحب کو اپنے شاگرد کے برابر تصور نہیں کرتے۔ اور دن میں بچاس مرتبہ توہین کرتے ہیں ان حضرت نے بھی کفرنامہ کے ذکر کو

ahmadimuslim.de

پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کی۔ ناظرین اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگوں کا دل خود فتوی کی تکذیب کر رہا تھا۔ مگر جب نفسانیت زائد غالب آگئی تو شائع کر دیا گیا۔ فاضل پنجابی کی لیاقت ملاحظہ ہو۔ آپ ایک مرتبہ فرمانے لگے کیا مرغی انڈا بھی دیتا ہے؟ واہ صاحب آپ اور مولانا ثناء اللہ صاحب پر کفر کا فتوے،، این خیال است و محال است و جنون ۔۔۔

ہمارے خیال میں یہ فتوے کفر کسی عناد اور نفسانی غرض سے دیا گیا ہے۔ کیونکہ نہایت مکر و زور سے کام لیا ہے۔ ورنہ اس کو پوشیدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور مکفرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے واسطے اسلام پر رحم کرو اسلام روز بروز تنزل پذیر ہے اور یہ سب کچھ آپ ہی کے فساد اور ان فتووں نے کیا۔ مگر آپ لوگ اب بھی باز نہیں آتے کیا خدا کو منظور کہنا نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ بجائے ان جھگڑوں کے مرزا قادیانی کی ایک ایک کتاب لیکر تردید لکھ دیتے۔ تو کیوں اسکی جرأت بڑھتی۔ اگر ہر شہر کا عالم آریوں اور عیسائیوں سے مقابلہ کر سکتا۔ تو کیوں وہ اتنی ترقی کرتے مگر کیسے کرن۔ انکو تو اسی سے فرصت نہیں کہ فلان مسلمان بھائی کافر ہے فلان کافر ہے۔

راقم محمد نعمت اللہ خان از شاہجہان پور محلہ تاجو خیل نمبر ۵۷

مرزا قادیانی کا لیکچر

۳ ستمبر کو لاہور میں مرزا صاحب کا لیکچر پڑھا گیا جس کا کئی مہینوں سے شور و غوغا تھا۔ لیکچر کا عنوان تھا ”اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب“ اس لیکچر کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں لیکچرار نے عیسائی مذہب اور آریہ مت کی تحقیق کی کہ ان مذاہب میں کسی طالب حق کو تسلی نہیں ہو سکتی۔ عیسائیوں میں تو یہ عیب ہے۔ کہ وہ گناہوں کا علاج کفارہ بتلاتے ہیں۔ جو بجائے خود گناہ ہے۔ آریوں میں یہ خرابی ہے۔ کہ وہ وید ویدوں کے

تمام دنیا کو مکالمہ الٰہیہ کی نعمت سے محروم جانتے ہیں۔ نیز اس میں ایک مسئلہ اخلاقی بیخ کن ہے۔ یعنی نیوگ۔ دوسرے حصے میں لیکچرار نے اپنے دعوے کا ثبوت دیا۔ کہ میں مسیح موعود کیوں ہوں۔ باقی دلائل تو جو ہیں وہ عام طور پر سب کو معلوم ہیں۔ مگر ایک دلیل نئی بھی ہے۔ کہ قرآن مجید میں جو آیت ہے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا اس کا مطلب ہے کہ جب دنیا کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کرینگے تو مسیح موعود آئیگا۔ چونکہ اس وقت دنیا بھر کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں مسیح موعود ہوں یہ ہے خلاصہ مسیحائی لیکچر کا جو ۴۵ صفحوں پر چھپ کر قریباً تقسیم ہوا اس دلیل بازی سے بچوں کو بھی ہنسی آتی ہے۔ کہ یہ دلیل بعینہ اس مشہور دلیل کی طرح جو کسی آپ جیسے فلاسفر نے بیان کی ہوئی ہے۔ کہ زمین اس لئے گول ہے کہ چاول سفید ہیں۔ چلو چھٹی ہوئی مشد ۳ کو لیکچر دیکر ۴ کو گورداسپور پہنچے ۵ کو وہ گواہ استغاثہ کے مکرر جرح کے لئے طلب تھے باقی ۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱ کو اس صفائی گذرنے ہیں بعد اسکے حکم سنایا جائیگا۔ غالباً اکتوبر کے وسط میں فیصلہ ہوگا۔ کیا ہوگا؟ العلم عند اللہ۔

غزل در منقبت چہار یار کبار علیہم الرضوان الله الغفار

طبعزاد منشی عبد الرؤف صاحب بسمل (بہار)

انصار دین احمد مختار چار یار
سرسبز ان سے گلشن دین محمدی
تائید حق میں جان بکف اپنی کی دیا
باہم نسیم اور بنے کفار پر شدید
اول انہیں میں ہادی صدیق اکبر است
ہیں وہ عماد اربعہ ایوان دین کے
قیصر کا سلب تخت شہنشاہ کا تاج و تمام
دنیا میں ان سے پھیلا ہے دین محمدی
انجام کے شفیق و دارائی کو خیر خواہ

اسلامیوں کے قافلہ سالار چار یار
مقبول نزد ایزد غفار چار یار
حامی دین و قاتل کفار چار یار
عمدہ ہے حضرت داؤد کا چار یار
عثمان و علی حیدر کرار چار یار
دین محمدی کے ہیں معمار چار یار
فاتح مصر و فارس و تاتار چار یار
دین حنیف کے ہیں سچی یار چار یار
بسمل نے بیگیان عطا بار چار یار

ahmadimuslim.de

اونکا عہد و نیک گذر ہم کا بس دو قرون — ہیں دوستدار خالق جبار چار یار
ذکر خدا اور ذکر رسول خدا کیساتھ — شہرت اے میں یاد مجھکو ہر بار چار یار
قائم کیا زمانہ میں اسلام کا تمام — اسلام کے ہیں علمبردار چار یار
تقریر اور وقت دل میں جو ایم کا غم نہ کیا — شافع تیرے رسول ہیں زنہار چار یار
پناہ

تمام شد

معلومات عامہ

گذشتہ سے پیوستہ

تاج محل آگرہ کی تیاری میں چوبیس ہزار کاریگر بیس برس تک مصروف رہے۔ اس کی طیاری میں بہت اہتمام کئے گئے تھے۔ اسی وجہ سے باوجود گذرنے زمانہ مدید کے ابھی تک یہ عمارت کہنہ نہیں ہوئی ہے۔

اس میں نو سو عقیق دو سو چالیس من فیروزہ ۴ سو چالیس من لاجورد اور سو من مرجان اور دو سو من یشب اور سنگ سلیمانی اور ۵۰ من دو دو سیاہ پتھر لگائے گئے ہیں۔

اس میں قیمتی جواہرات کی تعمیر کے لئے دس ہزار روپیہ ماہوار کا افسر مقرر تھے جن میں ایک ایک شخص کا مشاہرہ ہزار ہزار روپیہ سے کم نہ تھا۔ اور اوس کی تعمیر کے لئے کاریگر بھی منتخب روزگار رہتے تھے۔

دنیا بھر کی موجودہ دار السلطنتوں میں پہلی دار السلطنت اصفہان اور سب سے پہلی مملکت ایران ہے۔ جہاں کہ اس وقت شاہ کیکلاہ مظفر الدین قاچار حکومت کرتے ہیں۔

لنڈن میں بورڈنگ اسکول میں ہر ایک لڑکے کی تعلیم کے لئے ۸۰ پونڈ سالانہ خرچ کئے جاتے ہیں۔

دنیا میں سب سے تیز بہنے والا دریا ستلج فی الپنجاب ہے۔ اس کا اخراج ۱۲ ہزار فٹ ایک سو بیس میل تک ہے۔

دنیا کے سارے جنگلوں میں تقریبا روزانہ تین ملین ٹن لکڑی قیمتی ۸ لاکھ پونڈ کے کاٹے جاتے ہیں۔

لنڈن میں بوقت ضرورت ۲۰ خاص جھنڈاوں میں ہزار چار مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہے۔

بینک انگلینڈ ہر ہفتہ ۳ لاکھ پچاس ہزار نوٹ برباد کرتی ہے اور بجائے اوس کے مطبوعہ جدید نوٹیں قائم کرتی ہے۔

جرمن کے متحرک انجینیئر ہر دس سال میں ایک گولڈ میڈل قیمتی سو پونڈ کا بدون کسی واقعہ مدیدہ کے پاتے ہیں۔

ملک المعظم کنگ اینڈ ایمپرر ایڈورڈ ہفتم کے پاس روزانہ تین ہزار اخبار اور ایک ہزار خطوط پہونچتے ہیں۔

ساری دنیا میں سو پونڈ کاغذ میں چھ پونڈ کاغذ صرف کتابوں میں صرف کئے جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

راقم ابو الکلام سید محمد فرخ سیر احسن مانوی بہاری۔

عبد اللہ چکڑالوی کی دلربا باتیں

مرقومہ مولانا عبد الحق صاحب عمر پوری آرکاٹی

چکڑالوی صاحب نے اس امر کا بیڑہ اوٹھایا ہے۔ کہ جہانتک ہوسکے دینی امور میں کافہ اہل اسلام کا خلاف کیا جاوے اور جسطرح اہل یورپ نے دنیاوی امور میں کل جدید طریقہ کو دستور العمل قرار دیا۔ اسیطرح خود بدولت دینی و اسلامی امور میں بھی جدت اختیار کریں۔ حدیث کا انکار تو نئی بات نہیں کیونکہ نئی روشنی والے اس انکار میں سبقت لے گئے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کی نسبت آپنے نرالی اور انوکھی بات کہی وہ یہ ہے۔ کہ قرآن کو صحابہ کرام نے جمع اور مرتب نہیں فرمایا بلکہ آنحضرت صلعم کے زمان سعادت نشان میں جمع ہوچکا تھا اور جس ترتیب اور ہیئت کیساتھ قرآن مجید تمام دنیا میں موجود اور مشہور و معروف ہے۔ اوسی ترتیب و تالیف کیساتھ حضرت جبرائیل کے ذریعہ سے آنحضرت پر نازل ہوا جیسا کہ رسالہ اشاعۃ القرآن مطبوعہ نولکشور پریس لاہور کے صفحہ ۲ میں مذکور ہے حاصل اسکا یہ ہوا کہ قرآن مجید کو بتدریج حق تعالی نے اسطرح پر نازل فرمایا کہ اول سورہ فاتحہ نازل فرمائی پھر سورہ بقر

ahmadimuslim.de

چکڑالوی صاحب نے بات تو خوب نکالی لیکن یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ حق تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں ارشاد فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الخ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اس وقت دین کے تمام احکام مکمل اور کافی طور پر بیان ہو چکے تھے یا نہیں۔ اگر ہو چکے تھے۔ تو اس کے بعد چوبیس پاروں میں جس قدر احکام مہمات بیان کئے گئے وہ بالکل لغو وفضول قرار دئے جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث کی نسبت چکڑالوی کا خیال ہے۔ معاذ اللہ کیونکہ جب چکڑالوی نے حدیث کو اس وجہ سے لغو قرار دیا کہ قرآن مجید میں سب مسائل واحکام مفصل طور پر مذکور ہیں۔ تو قرآن کے ۲۴ پاروں کو بھی لغو قرار دینا چاہیئے۔ کیونکہ آیۂ اکملت لکم سے معلوم ہوتا ہے کہ سورہ مائدہ تک تمام احکام پورے طور پر بیان کئے گئے اور اگر نزول آیۂ مذکورہ کے وقت تمام احکام دینی معرض بیان میں لائے گئے تھے۔ تو چکڑالوی کا یہ کہنا کہ قرآن مجید ترتیب موجودہ کیساتھ آنحضرت صلعم پر نازل ہوا ہے بالکل غلط ہو جائیگا اور صفحہ ۴۷ پر آپ نے آیۂ کریمہ وقالوا اساطیر الاولین اکتتبہا نقل کی ہے اور ترجمہ اس طرح کیا اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن پہلے لوگوں کے قصے ہیں جنکو یہ محمد لکھوا لیتا ہے۔ اب اگر سوال کیا جائے کہ اکتتاب کے معنے لکھوا لینا کہاں سے اخذ کئے گئے تو غالباً حواس باختہ ہو جاوینگے پھر ترجمہ کے بعد لکھا ہے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کفار عرب بھی یہ جانتے تھے۔ کہ محمد کے پاس قرآن لکھا ہوا ہے یہاں پر چکڑالوی صاحب نے اپنے مدعا پر کافروں کے قول سے خوب استدلال کیا ہے۔ یہ خیال نہ کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اوس وقت تمام قرآن نازل ہو چکا تھا۔ اور لکھا گیا تھا یا نہیں اگر تمام قرآن نازل ہو کر لکھا گیا تھا۔ تو اس پر آیت کے بعد بارہ پارے معاذ اللہ لغو اور قرآن سے خارج قرار دئے جائینگے۔ اور اگر تمام قرآن نہیں لکھا گیا تھا۔ تو چکڑالوی کا استدلال غلط ہوگا۔ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کافر لوگ محمد پر افترا کرتے ہیں۔ اور قرآن کو کلام الٰہی نہیں سمجھتے بلکہ یوں کہتے ہیں۔ کہ محمد نے پہلی کہانیاں لکھوا لی ہیں اگر کافر لوگ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ قرآن محمد کے پاس لکھا ہوا ہے تو وہ لوگ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ آنحضرت خود لکھتے ہیں۔ اور لکھنا جانتے ہیں۔ اور وہ لوگ یہ بھی کہتے تھے۔ کہ محمد صاحب کسی آدمی سے قرآن حاصل کرتے ہیں جیسا کہ سورہ نحل میں فرمایا ولقد نعلم انہم یقولون انما یعلمہ بشر چکڑالوی نے اسی خیال سے یہ چالاکی کی کہ اکتتب کا معنی لکھوایا لکھا اور جو معنے واقعی ہیں یعنی لکھا اوسکو ہضم کیا

سو بہرِ رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت را مے شناسم

باقی آئندہ

فتویٰ

تعاقب علیٰ مکرمی مولوی عبد الحمید صاحب از سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

نمبر ۱ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ قبور کی زیارت بہ نیت ثواب ہے خواہ کہیں ہوں کوئی قید مسافت کی اس میں نہیں الخ جناب کے تمام جواب کا ماحصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبور کی زیارت مطلقاً سنت ہے خواہ کتنی مسافت پر واقع ہوں اور زیارت قبور کے لئے سفر طے کرنا جائز ہے بلکہ سنت ہے مگر جو لوگ وہاں افعال شرکیہ کے مرتکب ہوں انکو حرام ہیں ناجائز ہے فقط تو آپ خاکسار کا مدعا یہ ہے کہ زیارت قبور کے لئے مطلقاً سفر طے کرنا منہی عنہ ہے خواہ کوئی بہ نیت ثواب سفر کرے یا بہ نیت طلب حوائج اور جمہور سلف صالحین وعلماء محققین کا بھی یہی مذہب ہے۔

اڈیٹر مراد یہ تھی کہ بعض جگہ قبرستان میل میل دو دو میل بلکہ اس سے بھی زیادہ مسافت پر ہوتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو بھی جائز ہے۔ کہ اتنی دور کے قبرستان پر جا کر زیارت قبور بہ نیت سنت کر آویں یہ نہیں مراد تھی کہ امرتسر والے باوجودیکہ یہاں بہت سے قبرستان ہیں۔ لاہور کی قبروں کی زیارت کرنے جاویں۔ اور لاہور دہلی کی حالانکہ جو مقصود زیارت قبور ہے وہ یہاں بھی حاصل ہے۔

نمبر ۲ اہلحدیث مورخہ ۷ جمادی الاول میں سوال نمبر ۷ کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بے شک بیٹی کا باپ اپنی بیٹی کے نکاح پر روپیہ لے سکتا ہے اور یہ جائز ہے الخ خادم کی گذارش یہ ہے۔ کہ تمام فقہا اس قسم کے روپیہ لینے کی ممانعت پر متفق ہیں اور

ahmadimuslim.de

بیٹی کے نکاح پر روپیہ لینے کو آزاد کے فروخت کرنے کے مشابہ تحریر کرتے ہیں۔ جناب کے پاس اس کے جواز کی کونسی دلیل ہے اور حدیث مہر ان احق ما اکرم [illegible] سے استدلال صحیح نہیں کیونکہ فی زمانا جہلا یعنی لڑکی کے والدین جبراً اپنا اکرام کراتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کا اکرام والد کے ذمہ ضروری نہیں اور نیز نکاح سے پہلے بنا بریں قرضہ وسے سہولتیں وصول کرتے ہیں۔ جو عینہ بیع حر کے مشابہ ہے۔ اور بیٹی کا مول کہلاتی ہے [illegible]

الجواب [illegible] وغیرہ کی مشابہت تو خود نکاح میں ایجاب قبول موجود ہے اور اگر غور کریں تو اس میں شک ہی کیا ہے کہ نکاح بھی بیع ہے مگر نہ عین ذات کی بلکہ منافع بضع کی آپ نے فقہا کا ذکر کیا ہے۔ مگر فقہا اوس استدلال کو نہیں دیکھا جو دس درہم مہر کے لزوم پر کیا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ہاتھ بھی دس درم میں بقول ان کے قطع ہوتا ہے۔ جو ایک عضو ہے اس لئے عوض بضع بھی دس درم چاہیئے فافہم ولا تعجل

سوال نمبر ۱ بیعت مروجہ فی زمانہ یا بیعت مسلک شرعاً کیا ہے فرض ہے یا سنت یا واجب یا مستحب ۔

نمبر ۲ اگر ناواقف اس بیعت میں داخل ہو گیا ہو اور مرشد پر بعد میں بداعتقادی ہو جاوے تو اس کی بداعتقادی کی سزا وغیرہ اسے شرعاً دنیا یا آخرت میں کچھ ملے یا نہیں ۔

نمبر ۳ ایسی بیعت میں بیعت کنندگان طالب مطلوب کے حقوق باہم دیگر مشروع کیا ہیں ۔

نمبر ۴ جناب دوازدہ امام و ہر چہار مجتہد کس کس کی بیعت ہوئی اور نیز اسماء چند اشخاص جو ان حضرات کے بیعت ہوئے اگر کہیں سے ثابت ہو تو تحریر فرماویں ۔

نمبر ۵ آیت کریمہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم کی نسبت اس بیعت مروجہ کو کس طرح ہو سکتی ہے۔ یا نہیں

جواب نمبر ۱ بیعت دو قسم پر ہے ایک تو پیری مریدی کی بیعت ہے کہ ایک شخص ایک خاندان کا مرید ہے۔ تو اس کا بیٹا بھی اوسی خاندان سے نسبت رکھتا ہے۔ ایسا نہ کرے تو گناہگار سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ بے پیرا بھی کہلاتا ہے۔ یہ قسم تو فضول محض ہے۔ دوسری قسم بیعت یہ ہے کہ کسی نیک بخت متبع سنت کے ہاتھ پر اقرار کرے۔ کہ میں آئندہ کو احکام شرعیہ کا پابند رہونگا اس قسم کی بیعت میں بھی گو علماء اہلحدیث کا اختلاف ہے مگر راقم خاکسار کے نزدیک مستحب ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ایسی بیعت لی ہے۔ گو بعد زمانہ رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیعت کا رواج نہ ہوا ہو مگر جو فعل رسالت سے ثابت ہو اوس کے سنت یا مستحب ہونے کے لئے کسی زمانہ کا عملدرآمد ضروری نہیں

نمبر ۲ اگر بداعتقادی کسی شرعی وجہ سے ہے مثلاً پیر کسی گناہ کا مرتکب ہوا ہے تو اس صورت میں گناہ نہیں اور اگر بلا وجہ ہے تو مسلمان خصوصاً پیشوا سے بدگمان ہونا سخت گناہ ہے ۔

نمبر ۳ ایسی بیعت میں وہی حقوق ہیں۔ جو ایک محسن کے ہوتے ہیں کہ اوس کا ادب کیا جائے مگر ناجائز اور خلاف شرع امور میں کسی بات کا لحاظ نہیں حدیث شریف میں ہے لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق

نمبر ۴ اس کا مجھے مفصل علم نہیں اپنے بزرگوں کے ہاتھ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام جعفر صادق سے بیعت تھے ۔

نمبر ۵ آیت موصوفہ بالخصوص تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے اس کو اگر کوئی تعلق ہے تو اسیقدر ہے کہ نفس فعل مسنون ثابت ہے اس سے زائد کیا ۔

سوال نمبر ۱: بہ نیت شوکت اسلام مسجد کو سفیدی کرنا اور رنگ وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں علم الدین از بھیرہ ۔

جواب نمبر ۱ احادیث شریف میں آیا ہے۔ من بنی مسجدا للہ بنی اللہ له بیتا فی الجنة یعنی جو کوئی مسجد بناوے اللہ تعالیٰ اوس کے لئے جنت میں گھر بنائیگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد کو خوب مزین بنایا تو صحابہ کے اعتراض پر آپ نے یہی حدیث پڑھی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث کمیت اور کیفیت دونوں کو شامل ہے پس بہ نیت نیک کوئی حرج نہیں ۔

سوال نمبر ۲ مفقود الخبر کی بیوی کتنے سال انتظار کرے شجاع الدین [illegible]

جواب نمبر ۲ اہلحدیث میں مسئلہ کئی دفعہ آچکا ہے کہ حضرت عمرؓ کے فیصلہ کے مطابق چار سال چار ماہ دس روز انتظار کرے صاحب رد المختار نے بھی اس پر عمل جائز کہا ہے۔ اور مولانا عبد الحی صاحب مرحوم لکھنوی نے بھی اسی پر فتویٰ دیا ہے ۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مہم تبت لہاسہ سے ۱۵ ماہ حال کو واپس روانہ ہوجائیگی اور غالباً ۵ ہفتہ میں اپنا سفر پورا کرکے ہندوستان پہنچیگی۔

پرنس جارج نے اہل کریٹ سے اقرار کیا۔ کہ جہانتک میرا بس چلیگا۔ سب سلطنتوں کو متفق کرکے کریٹ کو سلطنت یونان میں شامل کرنے کی کوشش کرونگا۔ (آپ سے یہی امید ہے)

لیاؤ ٹنگ کی کہ جسکو روسی جنرل نے اپنا صدر مقام بنایا تھا روسیوں نے نہایت مضبوط مورچہ بندی کررکھی ہے بہت دنوں سے یہ امید تھی۔ کہ جاپانی اور روسی فوج میں نہایت خونخوار اور قطعی فیصلہ کرنے والی جنگ اسی مقام پر ہوگی۔ چنانچہ آجکل لیاؤ ٹنگ۔ ہی کی آس پاس روسیوں اور جاپانیوں میں جنگ ہو رہی ہے اس جنگ کی اہمیت صرف اس ایک بات ہی سے معلوم ہو سکتی ہے کہ دو لاکھ جاپانی فوج لیاؤ ٹنگ کے قریب روسی فوج سے بر سر مقابلہ ہے غالباً اس موقع پر روس کی فوج بھی ڈیڑھ لاکھ آدمیوں سے کم نہیں ہے۔

روسی جنرل نے زار روس کو ایک بہت طول طویل اور وحشت خیز مراسلہ بھیجکر اطلاع دی ہے۔ کہ لیاؤ ینگ کے جنوب مشرق میں ۲۴ ماہ گذشتہ کی صبح سے ۲۵ ماہ گذشتہ کی شام کے ۵ بجے تک روسی اور جاپانی فوج میں برابر جنگ ہوتی رہی۔ جاپانی فوج روسی فوج کو ان کے مورچوں پر سے ہٹاکر مقام لیان ڈیان سیان پر بڑھ آئی کہ جو لیاؤ ینگ سے جانب جنوب مشرق ۲۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لڑائی میں روسی توپخانہ نے ۴ مرتبہ جاپانی توپوں کو خاموش کر دیا۔ ظاہرا جاپانیوں کا سخت نقصان ہوا۔

روسی جنرل نے تار دیا ہے کہ ۲۶ ماہ گذشتہ تمام دن جاپانی فوج نے روسی فوج سے لڑائی جاری رکھی۔ اس تاریخ کو سب سے زیادہ سخت لڑائی لیاؤ ینگ کے مشرق میں ہوئی۔ جس لڑائی میں روسیوں کے ۵۰ ۱۴ آدمی مقتول ومجروح ہوئے۔ روسیوں نے ۲۲ جاپانی توپیں بیکار کردیں۔

جاپانی جنرل نے ۲۰ ماہ گذشتہ کو انشانچان پر اور جنرل کوروکی نے اپنگ پر حملہ شروع کردیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲ لاکھ جاپانی فوج جنرل کورو پاٹکن سے لڑنے کے لئے موجود ہے۔ روسیوں نے اپنی مجتمع فوج کی نہایت احتیاط کیساتھ مورچہ بندی کررکھی ہے یہ یقین بڑھتا جاتا ہے۔ کہ لیاؤ ینگ میں بہت بڑی اور قطعی فیصلہ کرنیوالی لڑائی ہوگی۔

جاپانی فوج نہایت جلد جلد پیش قدمی کرکے لیاؤ ینگ سے ۱۰ میل کے اندر اندر پہنچ گئی ہے۔

روسی جنرل سکھاروف نے سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک تار بھیجا ہے کہ ۲۳ ماہ گذشتہ کو روسی اور جاپانی فوج ایکدوسرے سے اتنی قریب پہنچ گئیں۔ کہ دونوں فوجوں میں سنگینوں کی نوبت پہنچ گئی۔ اور اسی وجہ سے روسی فوج کا زیادہ نقصان ہوا۔ (کیوں نہ ہو۔ بہادروں کی یہی شان ہے)

انشانچان کو ۲۷ ماہ گذشتہ کو روسیوں نے خالی کر دیا انشانچان پر ایک روز تک لڑائی ہوتی رہی۔ روسیوں کے ۳۰۰ آدمی مقتول ومجروح ہوئے۔

روسیوں نے انشانچان کو اس لئے خالی کردیا کہ جاپانیوں نے مشرق کی طرف سے انشانچان پر پیشقدمی کردی تھی۔ اس لڑائی میں روسیوں کا سخت نقصان ہوا۔ روسی فوج نے اس جگہ بڑی ثابت قدمی کے ساتھ جاپانی فوج کے حملوں کی مدافعت کی اور روسی توپخانہ نے بھی بہت اچھا کام دیا۔ لیکن آخر کار میدان جاپانیوں ہی کے ہاتھ رہا۔ روسی فوج ہمیشہ پسپا ہوتی ہوتے اکتا گئی۔ اس لئے جنرل کوروپاٹکن سخت پریشان ہے۔

جنرل سکھاروف نے زار روس کو تار دیا کہ ۲۶ ماہ گذشتہ کو روسی فوج نے پسپا ہوتے ہوئے چار توپوں کو میدان جنگ میں ہی چھوڑ دیا۔ اس روز پندرہ سو سے زیادہ روسی مقتول اور مجروح ہوئے۔ روسی زخمیوں کے بہت سے زخم تلوار سنگین اور ریوالور کے تھے اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کس بے جگری سے

جنان السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کون آنکھ ہے۔ جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو اور وہ کونسا دل ہے جو ظہور مقدس کی باغ و بہار میں شگفتگی اور تازگی نہ پاتا ہو۔ یہ کتاب سیر کا ایک باغ بہشت ہے جس کے آٹھ چمن ہیں۔ ہر چمن روحانی لذت دیتے ہیں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں۔ قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری جو مقدس میں احوال ہے۔ امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے ذریعہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے عربی اور فارسی شناس تو ان زبانوں کی تصنیفوں بہرہ مند ہوتے ہیں مگر اپنے ملک کی زبان میں ایسی دلکش نظم سیر میں کسی نے دیکھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلد ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ محمد واعظ نور اللہ مرقدہ نے سلیقہ عشق و محبت کی وادی کی ہے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب یہ ہے چمن اول انوار نبوت اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی سے وقت اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے۔ چمن دوم گلزار نبوت اس میں ولادت باسعادت ہونے کے بیان سے چہل سال تک کل احوال ہے چمن سوم بہار نبوت اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان کرسی جنت و دوزخ کا احوال ہے چمن چہارم اخبار نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک احوال ہے ایضاً جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی۔ عبادات محمدی معجزات محمدی جس وضاحت اور خوش اسلوبی سے یہ احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے لفظ لفظ اسکا دلکش ہے [illegible] ایسا اثر رکھتا ہے [illegible] کوئی بستی [illegible] ہوگا جسمیں یہ کتاب بیچکر عشاق نبوی کے سینے روشن نہ کئے ہوں چند سال ہو یہ کتاب عنقا صفت نایاب ہو گئی تھی اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا [illegible] مالک مطبع کے ورثہ سے بمشقت اجازت پائی۔ تو ہم خوشی خوشی چھپوا کر بلحاظ فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپیہ ۸ آنہ اور بے جلد تین روپیہ ۴ رکھدی ہے کئی بہتریں نسخے فروخت ہو گئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا بحسب سابق دشوار ہو جائیگا [illegible]

کتاب ملنے کا پتہ :۔ لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری مقوی آلشہ اعضا رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری۔ تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ۔ تحسین رنگ اور ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب مشتہی و مبہی اعلے درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بخطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۱عہ تین بوتل صہ

تقویت النسا جو حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیان تے بیخوابی استحاضہ۔ انتشاق الرحم کثرت یا قلت حیض و غیرہ جنین کا باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کو استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چند آزمائش کرا کر اصحاب نے اس کو مفید کر کے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس سے ۔ر۔ ۳ اونس صہ

طلا جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بداعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہوگئے ہیں اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کا استعمال سو اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ (سے)

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کے استعمال بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑے عرصہ [illegible] ورنہ دو یا تین پڑیاں کھائی جائیں قیمت فی پڑیہ ۸ دو پڑیہ عہ تین پڑیہ صہ

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل بجائے چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہو دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل للعہ نصف بوتل صہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ انڈین انگریزی

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de